اربعینِ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

نعمان محمود قادری

سید اسد علی اویسی

بزمِ فیضانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

عبداللطیف جوہانی اکیڈمی، شاہ فیصل کالونی، کراچی نمبر ۳

نعمان محمود قادری
سید اسد علی اویسی
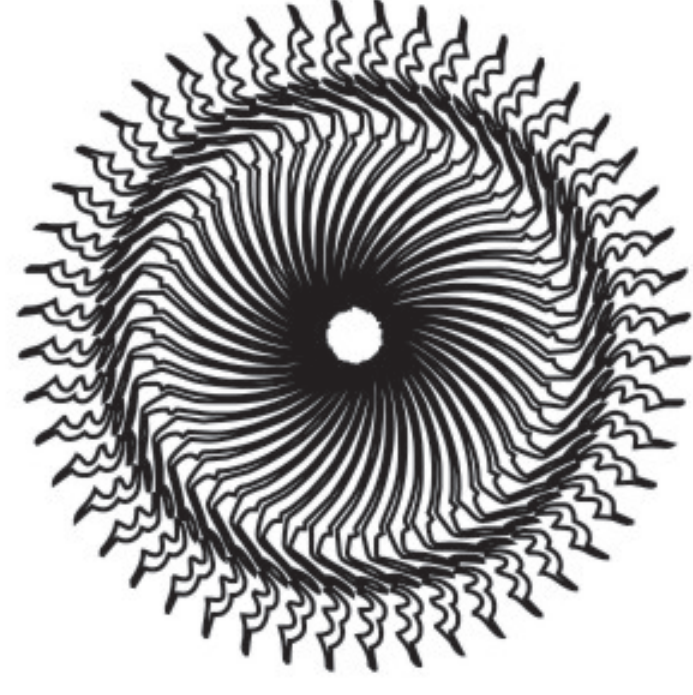
آغازِ سخن

حقیقت ہے کہ تلاش متلاشی کو اُس کے مقصد تک پہنچا دیتی ہے اور خاص کر علمی ذوق رکھنے والے احباب اس حقیقت سے باخوبی آشنا ہیں ۔۔۔ ہماری علمی دنیا آغاز بھی علمی مذاکروں کے ایک چبوترہ سے ہوا جہاں ہم احباب روز بلا ناغہ اپنے علم میں اضافے کیلئے جمع ہوا کرتے تھے، آہستہ آہستہ جب یہ حلقہ بڑھتا گیا تو ضرورت محسوس ہوئی کہ کیوں نہ اِس کے لئے پُرسکون ماحول کا انتخاب کیا جائے ۔ جہاں ٹریفک کے شور و گھما گھی سے دور ہم اپنے وقت کو مفید مطالعے اور علمی مذاکروں میں صرف کرسکیں، اسی سوچ پر {بزمِ فیضانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ} کی تشکیل عمل میں آئی ۔ چنانچہ ہمارا علمی حلقہ ایک لائبریری میں لگنے لگا جہاں چند ہی دنوں میں ہم نے باقاعدہ ایک رسالہ {اللہ و رسول میں فرق} مرتب کرلیا تھا پھر وقت نے ساتھ نہ دیا اور ہمیں وہ جگہ چھوڑنی پڑی اور یوں ہم پھر چبوترے پر پہنچ گئے، پر عزائم بلند تھے اور تقدیر میں لکھا تھا چنانچہ ۔۔۔ اسی چبوترے سے پہلے پمفلٹ {رمضان کے فضائل و مسائل} کو ترتیب دیا اور شائع ہوا اور یوں الحمد للہ اب تک بلا کسی معینہ جگہ کہ ۱۲ سے زائد پمفلٹ شائع ہوگئے ہیں جسے عوام و خواص نے پسند کیا ۔۔۔۔ پھر ایک حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے ہم نے اپنی ساری (علمی) توانائی اس موضوع (امام اعظم اور علمِ حدیث) کے سپرد کردی اور اس موضوع کے ہم اتنے اندر چلے گئے کہ شاید ہمیں

بھی معلوم نہیں کہ ہم نے کب اور کہاں سے اس کا آغاز کیا تھا۔ہم نے اپنے اسی ماحول میں سب سے پہلے {یومِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ} کا آغاز کیا جو سالانہ طور پر جاری ہے۔۔۔امام اعظم کے اسی موضوع کے تحت ہم پر چند ایسے حقائق واضح ہوئے جو ہم نے پہلے نہ سنے تھے اسی بناء ہم اِس موضوع {امامِ اعظم اور علمِ حدیث} میں اتنا محو ہو گئے کہ ہمارا ہمیشہ کا موضوعِ گفتگو فقط امام اعظم ہی ہوتا تھا اور الحمدللہ ہوتا ہے۔علماء کرام بالخصوص مفتی محمد مبارک عباسی اختر القادری (استاذ جامعہ امجدیہ،کراچی) و شیخ محمد احمد رضا شامی (استاذ الحدیث، جامعۃ المدینۃ فیضانِ مدینہ، کراچی) اور بلخصوص علامہ عبد الصمد قادری (فاضلِ جامعہ نظامیہ، لاہور) کی شفقت اور تعاون کے بعد ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہماری اولین ترجیح اس خطیر کام کو شائع کرنا ہے جو افسوس کے ساتھ فنڈ زنہ ہونے کی بناء پر رُکا ہوا ہے۔اس کام کی ایک جھلک یہ رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور پکار پکار اپنے ساتھ انصاف کی دُہائی دے رہا ہے۔

توجہ فرمائیں: اپنی قیمتی آراء و تاثرات سے ہمیں مطلع فرما کر ہمیں اپنی اصلاح کا موقع دیجئے۔

اللہ پاک ہم میں اتحاد و قوت عطا فرمائے اور ہمارے مصائب کو دور فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے (آمین)

محمد مسلم خان قادری

contact_bfsa@yahoo.com

پیش لفظ

امام ائمہ، کشف الغمہ ، امام فقہاء والمحدثین ، امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، اللہ ربُّ العزت نے آپکو دین کی سمجھ بوجھ ایسی عطا فرمائی تھی کہ آپ سارے زمانے پر آسمان کی مانند چھا گئے، علم التفسیر ہو یا علم الحدیث ، یا کہ علم الفقہ آپ ہر ایک علم میں امیر المومنین اور امام کی حیثیت رکھتے ہیں، جوں جوں آپ کے علم اور آپ کی قابلیت کا اظہار عوام وخواص میں ہوا اور زمین کے طول وعرض میں آپ کے علمی پیروکار و مقلدین بڑھنے لگے تو وہیں حاسدین کی نظر بد سے آپ کی شخصیت اور علم بھی محفوظ نہ رہا۔۔۔بے جا اعتراضات نے عوام کے دلوں میں عجیب وساوس پیدا کر دیئے۔۔۔ان حاسدین اور بے جا اعتراضات کرنے والوں نے کبھی علم فقہ کو نشانہ بنایا تو کبھی آپ کے علمِ حدیث کو۔۔۔کبھی یہ شوشہ چھوڑا کہ آپ کے فقہی استدلال احادیث کے خلاف ہیں، کبھی یہ بھونڈا اعتراض کیا کہ آپ کو صرف {۱۷} احادیث یاد تھیں، اس کے جواب میں علماء احناف نے اُن اعتراضات کا محققانہ انداز میں قلع قمع کیا اور اِن اعتراضات کو زمین بوس کر دیا۔۔۔

اسی اعتراض کی تحقیق میں جب {بزمِ فیضانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ} نے اپنا قدم اٹھایا اور اللہ ربُّ العزت کی عطا سے ہم پر علم کے دروازے کُھلے تو ہمیں یہ اعتراض بے بنیاد اور فقط جھوٹ پر مبنی عوام کو دھوکے میں رکھنے کی سازش محسوس ہوئی۔۔۔عرصہ دراز سے امام اعظم کی حدیث پر بصیرت کو اجاگر کرنے کیلئے جرح وتعدیل اور احادیث کی کتب میں چھان بین جاری ہے چونکہ یہ کام بہت وسیع ہے اور خاصی بھاری رقم کا منتظر ہے تو اسی

بناء پر ہم نے یہ بہتر سمجھا کہ ہم {۴۰} احادیث (بمعہ سند مع مستند حوالوں) پر مشتمل مجموعہ شائع کر دیں تا کہ عوام اور علم دوست احباب پر یہ حقیقت بھی واضح ہو جائے اور بنیادی اعتراض بھی دفع ہو جائے کہ ہمارے امام کو فقط {۱۷} احادیث یاد نہیں (بلکہ وہ تو حدیث کا خزانہ ہیں)۔۔۔۔

ہم نے اپنی اشاعت میں {۴۰} احادیث کا انتخاب اسلئیے بھی کیا کہ:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا:

{جو میرا امتی دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کر لے، اللہ تعالیٰ اسے فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اسکی شفاعت کرونگا۔}

(امام بیہقی، شعب الایمان، ج ۲، ص ۲۷۰، حدیث ۱۷۲۶، دار الکتب العلمیہ)

اس خوشخبری کے باعث ہم نے ان چالیس احادیث کا انتخاب کیا جو احکام دین سے متعلق تھیں (اور اس عمل سے ہمیں دوسرا اور حقیقی فائدہ بھی حاصل ہوگیا۔۔) اللہ پاک قبول فرمائے اور ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد حسان رضا قادری

ادارہ

اظہارِ خیال

الشیخ محمد عمران الشامی

لیکچرار شیخ زاید اسلامک سینٹر (جامعہ کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی انعم علینا بهذا النبی الکریم والرسول المصطفٰی الرؤف الرحیم علیه افضل الصلاة واتم التسلیم

امام نووی شافعی اپنی کتاب الاربعون کے مقدمہ میں اور آپ کی طرح دیگر ائمہ نے حضور ﷺ کی (۴۰) چالیس احادیث یاد کرنے کے فضائل ذکر کیئے ہیں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل نعمان محمود اور سید اسد علی اویسی کو بھی اُن برکات میں سے حصہ عطا فرمائے (کہ جسکی بشارت احادیث میں مذکور ہے)۔ (آمین)

امام خطیب تبریزی اپنی کتاب مشکوٰۃ المصابیح (کتاب العلم) میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

{جو میری اُمت کے دینی معاملات میں سے چالیس حدیثوں کو یاد کریگا اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن فقہاء اور علماء کے گروہ میں اُٹھائے گا۔}

چالیس احادیث پر مشتمل بہت سے علماء نے کتابیں لکھیں۔ میرے علم کے مطابق اِس سلسلے میں سب سے پہلی کتاب امام اعظم کے شاگردِ رشید عبد اللہ بن مبارک پھر امام محمد، اسلم الطوسی، ابن سفیان، ابوبکر الآجری، ابوبکر بن ابراہیم الاصفہانی، دارقطنی شافعی، حاکم، ابونعیم اور بے شمار متقدمین اور متاخرین (علماء) نے لکھیں۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی مرویات پر مشتمل یہ کتاب یعنی {اربعینِ امام ابو

حنیفہ } شاید اردو میں لکھی جانے والی پہلی کتاب ہے، الامام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو وہ ہیں کہ جن کے مقام ومرتبہ کے متعلق امیر المومنین سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: کہ ابوحنیفہ علم کی باریکیوں تک آسانی سے پہنچ جاتے تھے۔خدا کی قسم !علم کو مضبوطی سے تھامنے والے تھے۔لوگوں کو حرام چیزوں سے روکتے تھے۔وہ ثقہ روایوں کی احادیث کو تلاش کرتے رہتے تھے۔رسول اللہ ﷺ کے آخری فعل کی جستجو میں رہتے تھے۔علماء اہلِ کوفہ کو اتباع حق میں جس چیز پر پایا لے لیا اور اسکو اپنا طریقہ بنالیا۔ایک قوم نے اِن پر عیب لگایا ہم نے انکا جواب (مثبت انداز میں) دیا۔

اللہ تعالیٰ اِن دونوں (نعمان محمود اور سید اسد علی اویسی) کی اِس کوشش کو قبول فرمائے اور دونوں کو مزید علم نافع عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی امین ﷺ

اظہارِ خیال

علامہ محمد عاصم نیروی نقشبندی

(ریسرچ اسکالر، QTV)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بات قابلِ تحسین ہے کہ ہماری نوجوان نسل دینِ متین کو نا صرف سمجھنے کی طرف مائل ہے بلکہ تفہیمِ دین کے جذبے سے بھی سرشار ہے۔اس سلسلے کی یہ مبارک کڑی یہ کتاب {اربعینِ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ } ہے، جسے عزیزم سید اسد علی اویسی اور جناب نعمان محمود نے جمع کیا ہے، دین کے بنیادی مسائل کے حل کیلئے اقوال وافعالِ رسول اکرم ﷺ جمع فرمائے ہیں۔اللہ تعالیٰ اِن کی اس سعی کو قبول فرمائے اور اِن کے چہروں کو روشن فرمائے جیسا کہ اسکے حبیب مکرم ﷺ نے ترویجِ حدیث کرنے والے کو مثردہ عطا فرمایا۔

والسلام،

محمد عاصم نیروی

تعارفِ امیر المومنین فی الحدیث

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

نام: نعمان

والد کا نام: ثابت

دادا کا نام: نعمان

سنہ پیدائش: ۸۰ ہجری

جاء پیدائش: کوفہ (عراق)

کنیت:

ابوحنیفہ (یاد رہے کہ آپکی کنیت آپ کے کسی بیٹے یا بیٹی کی وجہ سے نہیں ہے کہ جس کا نام حنیفہ ہو، آپکے ایک ہی بیٹے ہیں حماد۔ ابوحنیفہ کے معنی ہیں: صاحب ملت حنفیہ یعنی ادیان ِباطلہ سے اعراض کر کے دین حق کو اختیار کرنے والا، آپ کی ذات ملت حنفیہ اور دین اسلام کیلئے وقف تھی (چنانچہ) ملتِ حنفیہ کی اسی نسبت کے باعث آپ کی کنیت عوام وخواص میں ابوحنیفہ مشہور ہوگئی۔)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ ﷺ کی نظر میں:

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{اگر دین اوجِ ثریا (بلند ستارے) پر بھی ہوگا تو اہل فارس کا ایک شخص اسے وہاں سے بھی پالے گا}۔

(مسلم، الصحیح، ۴/۱۹۷۲، حدیث ۲۵۴۶، داراحیاء التراث العربی بیروت)

ائمہ ومحدثین کرام کے نزدیک اہل فارس کے اِس شخص سے مراد امام اعظم ابوحنیفہ ہیں۔

(امام حرم امام ابن حجر مکی، الخیرات الحسان، ۱/۲۴، دارالکتب العلمیہ بیروت)

(امام جلال الدین سیوطی شافعی تبییض الصحیفہ، ۱/۳۱۔۳۳، دارالکتب العلمیہ بیروت)

(نواب صدیق حسن بھوپالی (غیر مقلد)، اتحاف النبلائ، ۱/۲۲۴)

باب مدینۃ العلم، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے آپکا تعلق:

امام اعظم کے دادا محترم (نعمان) کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گہرے مراسم تھے۔ اسی وجہ سے آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں مختلف تحائف لیکر جاتے تھے، ایک دفعہ آپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے) فالودہ لیکر گئے۔ جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پسند فرمایا۔

اسی طرح جب امام اعظم کے دادا کے گھر اُن کے بیٹے (ثابت) پیدا ہوئے تو اِنھیں وہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں لے گئے تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے نہ صرف نومولود جنابِ ثابت کیلئے دعا فرمائی بلکہ ثابت کی اولاد کیلئے بھی دعا فرمائی۔

امام اعظم کے بیٹے حماد فرماتے ہیں:

{ہم اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ اُس نے ہمارے حق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرمائی ہے۔}

(ذہبی، سیر الاعلام النبلاء، ۶/۳۹۵، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عشقِ رسول ﷺ:

امام اعظم سرکار ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

انت الذی لولاک ما خلق امرء
کلا و لا خلق الوریٰ لولاکا
انت الذی من النورک للبدد السناٗ
والشمس مشرقة بنوربھاٗ کا

ترجمہ:

(۱) سرکار ﷺ وہ ذات ہیں اگر سرکار ﷺ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی انسان پیدا نہ ہوتا اور نہ ہی کوئی مخلوق پیدا ہوتی۔

(۲) سرکار ﷺ کی وہ ذات ہے کہ سرکار ﷺ کے نور سے چاند کی روشنی ہے اور سورج سرکار ﷺ کے نورِ زیبا سے چمک رہا ہے۔

شرفِ تابعیت:

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ائمہ اربعہ میں واحد امام ہیں کہ جنھیں یہ فضیلت حاصل ہے کہ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نہ صرف دیدار کیا ہے

بلکہ ساتھ ہی حدیث کی سماعت بھی کی۔ چنانچہ **امام کردری** رحمۃ اللہ علیہ نے ۷ صحابہ کا ذکر کیا ہے (جنکے اسماء درج ذیل ہیں):۔

۱۔سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۔سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ ۳۔سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۴۔سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

۵۔سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ ۶۔سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

۷۔سیدنا عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا

(امام کرداری، مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، ۱/۵۔۱۹، مکتبہ اسلامیہ پاکستان)

اس شرف تابعیت میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تنہا ہیں کیونکہ یہ شرف نہ ہی امام مالک بن انس، امام محمد بن ادریس شافعی و امام احمد بن حنبل کو ملا اور نہ ہی ائمہ صحاح ستہ میں امام محمد بن اسماعیل بخاری و امام مسلم (رضی اللہ عنہم) کو۔

تحصیل علم کا آغاز:

امام اعظم نے امام شعبی کے حکم پر علم دین کے حصول کا آغاز کیا اور مختلف علوم میں کم و بیش ۴۰۰۰ اساتذہ سے استفادہ حاصل کیا۔

اساتذہ:

آپ کے چند جلیل القدر اساتذہ کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔امام نافع مولیٰ ابن عمر رحمۃ اللہ علیہ ۲۔امام زہری رحمۃ اللہ علیہ

۳۔امام حماد رحمۃ اللہ علیہ ۴۔امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔امام یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ ۶۔امام محمد بن مکندر رحمۃ اللہ علیہ

۷۔امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ ۸۔امام زید رحمۃ اللہ علیہ

۹۔امام باقر رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۔امام عکرمہ مولیٰ ابنِ عباس رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔امام علقمہ بن مرثد رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۔امام ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔امام عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۔امام عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ

شاگرد:

آپ کے شاگردوں میں ہم اُن لوگوں کے نام نقل کر رہے ہیں جن کو بڑے بڑے ائمہ فنِ

حدیث نے امام تسلیم کیا ہے۔

۱۔امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ۲۔امام محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ

۳۔امام زُفر بن الھذیل رحمۃ اللہ علیہ ۴۔امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

۵۔امام وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ ۶۔امام عبدالرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔امام داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ ۸۔امام یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ رحمۃ اللہ علیہ

۹۔امام عافیہ بن یزید رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۔امام قاسم بن معن رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔امام یحیی بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۔امام ابو عاصم النبیل رحمۃ اللہ علیہ

حدیث میں مقام:

امام اعظم کا مقامِ حدیث تمام ائمہ حدیث کے نزدیک مسلم ہے۔امام ذہبی (سیر الاعلام النبلاء ،۳۹۵ /۶)،امام ابن حجر (تہذیب التہذیب، ۴۵۰ /۱۰) ،امام مزی (تہذیب الکمال ۲۹/۴۲۴)،امام دولابی اور امام سیوطی وغیرہ نے آپ کی محدثیت پر صحیح اور ثقہ کی مہر لگائی ہے۔آپ ہی وہ شخصیت ہیں جنھوں نے احادیث کے ذریعہ فقہ کو مرتب کیا۔پہلی فقہی مسائل پر مشتمل احادیث وآثار سے مدون کتاب {کتاب الآثار} مرتب فرمائی،عقائد پر {فقہ اکبر} تصنیف فرمائی حتیٰ کہ آپ کی روایات کی تعداد کا اندازا اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہر طبقے کے علماء نے آپ سے روایات لیں اور بہت سے علماء نے آپ سے مسانید مرتب فرمائیں، اِن ائمہ حدیث میں روایت کرنے والے محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہ کے چند اسماء درج ذیل ہیں۔

۱۔امام ابو یوسف (متوفی ۱۸۲ھ) ۲۔امام محمد بن حسن (متوفی ۱۸۹ھ)

۳۔امام شافعی (متوفی ۲۰۴ھ) ۴۔امام عبدالرزاق (متوفی ۲۱۱ھ)

۵۔امام احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ) ۶۔امام ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ)

۷۔امام ابن ابی عاصم (متوفی ۲۸۷ھ) ۸۔امام نسائی (متوفی ۳۰۳ھ)

۹۔امام ابو یعلی (متوفی ۳۰۷ھ) ۱۰۔امام طبری (متوفی ۳۱۰ھ)

۱۱۔امام ابن خزیمہ (متوفی ۳۱۱ھ) ۱۲۔امام ابو عوانہ (متوفی ۳۱۶ھ)

۱۳۔امام طحاوی (متوفی ۳۲۱ھ) ۱۴۔امام طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ)

۱۵۔امام دار قطنی (متوفی ۳۸۵ھ) ۱۶۔امام حاکم (متوفی ۴۰۵ھ)

۱۷۔ابو نعیم اصبھانی (متوفی ۴۳۰ھ) ۱۸۔امام بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ)

۱۹۔امام خطیب بغدادی (متوفی ۴۶۳ھ) ۲۰۔امام ابن مندہ (متوفی ۵۱۱ھ)

۲۱۔امام ابن اثیر جزری (متوفی ۶۰۶ھ) ۲۲۔امام خوارزمی (متوفی ۶۶۵ھ)

۲۳۔امام ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) ۲۴۔حافظ ابن کثیر (متوفی ۷۷۴ھ)

۲۵۔امام ابن ملقن (متوفی ۸۰۴ھ) ۲۶۔امام ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ)

۲۷۔امام ابن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۳ھ) ۲۸۔امام سخاوی (متوفی ۹۰۲ھ)

۲۹۔امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) ۳۰۔امام ابن حجر مکی (متوفی ۹۷۳ھ)

۳۱۔امام علی متقی (متوفی ۹۷۵ھ) ۳۲۔امام عجلونی (متوفی ۱۱۶۲ھ)

۳۳۔امام شاہ ولی اللہ (متوفی ۱۱۷۴ھ)

فقہ حنفی کے بانی:

امام اعظم رضی اللہ عنہ سرکار ﷺ کی بشارت ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا ہیں، اہل بیت اطہار کے سینے کی ٹھنڈک ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علمی سرمائے کے وارث ہیں، آپ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیوض کا نتیجہ ہیں اور آپ اکثریتی اسلامی فقہ کے حامل لوگوں کے پیشوا وامام ہیں۔

آئمہ ِملتِ اسلامیہ کی آراء:

۱۔امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی سے فرمایا:اگر وہ (امام اعظم) آپ (امام شافعی) کے ساتھ (اس مسجد میں موجود) ستون کو (دلائل کی بنیاد پر) سونے کا ثابت کرنے پر کلام کرتے تواس پر حجت قائم کردیتے۔

(امام مزی،تہذیب الکمال،۲۹/۴۲۹،موسستہ الرسالتہ بیروت)

۲۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:جو شخص اگر فقہ کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ ابوحنیفہ اور انکے شاگردوں کی صحبت کو لازمی پکڑلے کیونکہ تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے عیال (محتاج) ہیں۔

(امام ذہبی،سیر الاعلام النبلاء،۶/۴۰۶،موسستہ الرسالتہ بیروت)

۳۔امام ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:امام ابوحنیفہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔

(امام ذہبی،مناقب ابوحنیفہ وصاحبیہ،۱/۱۸،دارالکتاب العربی مصر)

۴۔امام وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:میں نے ابوحنیفہ سے زیادہ فقیہ اور اُن سے اچھی نماز پڑھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(خطیب بغدادی،تاریخ بغداد،۱۳/۳۴۵،دارالکتب العلمیہ بیروت)

۵۔امام (داتا) علی بن عثمان ہجویری لاہوری حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:حضرت یحیٰی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:خواب میں سرکار ﷺ کا دیدار ہوا تو میں نے پوچھا آپکو ﷺ کو کہاں تلاش کروں فرمایا:عند العلم ابی حنیفہ (یعنی ابوحنیفہ کے علم میں تلاش کرو)۔

(امام علی بن عثمان،کشف المحجوب،۱/۱۶۷،الحمد پبلیکیشنز)

اللہ کریم سیدی امام الاعظم پر اپنی رحمت فرمائے اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے (امین)

۱۔نیکی کی طرف راہنمائی کرنے کی فضیلت

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) علقمہ بن مرثد سے،وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد (حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا (تو رسول ﷺ نے اسے) فرمایا:

نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔

(امام احمد،المسند، ۱۳۲/۳۸،حدیث ۲۳۰۲۷،مؤسسۃ الرسالۃ)

معلوم ہوا کہ اگر انسان کسی کو اچھی راہ دیکھائے مثلاً کسی کو کلمہ، نماز، حج، قرآن وغیرہ کی طرف راغب کرے اور وہ اس طرف راغب ہوجائے، تو اس بندے کے ساتھ ساتھ راہنمائی کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے۔ہمیں چاہیئے کہ ہم نیکی کی دعوت دیں کیا معلوم کون راہِ حق پر آجائے۔

۲۔کلمہ توحید کی فضیلت

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

جس نے کہا: لا الہ الا اللہ خلوصِ دل کے ساتھ کہا، وہ جنت میں داخل ہوگا، اگر کوئی اللہ پر بھروسہ کریگا جیسے بھروسہ کرنے کا حق ہے وہ تمہیں رزق دیگا جیسے پرندوں کو رزق دیتا ہے، وہ خالی پیٹ صبح کرتے ہیں اور شام کو سیر ہوکر لوٹتے ہیں۔

(موفق مکی، مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، ۱/۳۶، مکتبہ الاسلامیہ کوئٹہ)

معلوم ہوا کہ سچے دل سے ایمان کا اقرار جنت میں جانے کا سبب ہے اور اگر مسلمان ہر حالت خواہ عروج ہو یا پستی ،اپنے رب پر کامل ایمان رکھے۔تو اللہ تعالٰی اُسے اپنے فضل سے نوازے گا اور اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیگا۔

۳۔بری و بھلی تقدیر پر ایمان رکھنا

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) ہیثم سے وہ شعبی سے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ وہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کوفہ کے منبر پر لوگوں سے خطاب کررہے تھے (اس دوران آپ نے) فرمایا:

وہ ہم میں سے نہیں ہے جو بری و بھلی تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا۔

(امام بیہقی، السنن، ۱۰/۳۴۵، حدیث ۲۰۸۷۷، دارالکتب العلمیہ بیروت)

۴۔تقدیر اور اعمال کا بیان

امام ابوحنیفہ نے (اپنے استاذِ محترم) ابوزبیر سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سراقہ بن مالک بن جشعم مدلجی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ ہمیں ہمارے اس دین کے متعلق بتائیں ہمیں ہر لحہ جس کیلئے پیدا کیا گیا۔ہم کیا عمل کریں؟ کیا وہ عمل کریں جو مقدر ہو چکا اور اسکے بارے میں قلم جاری ہو چکا یا کسی امرِ مستقبل (مستقبل میں پیش آنے والا کوئی کام) کو کریں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بلکہ عمل وہ کیا جائے جو مقدر ہو چکا اور جسکے بارے میں قلم جاری ہو چکا، سراقہ بن مالک نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا عمل کیا جائے؟ نبی ﷺ نے فرمایا عمل کرو کیونکہ ہر عامل کیلئے اس عمل کو آسان کر دیا گیا ہے۔جس کیلئے اسے پیدا کیا گیا۔اور رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔ترجمہ: تو وہ جس نے عطا کیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کرینگے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کرینگے۔

(امام طبرانی، معجم الکبیر، ۱۴۱/۷، حدیث ۵۲۶۵، مکتبہ ابن تیمیہ)

معلوم ہوا کہ ہمیں کبھی بھی نیک عمل میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے خواہ کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو اور نہ یہ سوچ کر عمل کو چھوڑنا چاہئے کہ شاید ہماری تقدیر میں ایسا ہی ہو، کیونکہ نیک اعمال میں اللہ کی مدد شامل ہوتی ہے اور یوں دنیا و آخرت میں فتح ونصرت کا سبب بنتی ہے۔الغرض بھلی و بری تقدیر پر ایمان رکھنا چاہیے اور صبر وحوصلے سے کام لینا چاہئے۔

۵۔علم (دین) کی فرضیت

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راویت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:

علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔

(خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۲۰۸/۴، دار الکتب العلمیہ بیروت)

اس علم سے مراد دین کا علم ہے تا کہ انسان اس علم کے ذریعے اپنی دنیاوی زندگی بہتر بنائے اور آخرت کی تیاری کرے، جہاں تک دنیاوی علوم کے حصول کی بات ہے تو انسان کو حسبِ ضرورت اس کا حصول بھی کرنا چاہیئے تا کہ اپنی زندگی بسر کر سکے۔

۶۔علم فقہ حاصل کرنے کی فضیلت

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) حضرتِ عبداللہ بن جزءالزبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو کوئی دین میں سوجھ بوجھ حاصل کرے اللہ اس کے غموں کو کافی ہو جاتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

(المتقی ہندی، کنز العمال، ۱۶۵/۱۰، حدیث ۲۸۸۵۵، مئوسسۃ الرسالۃ)

طالبِ علم پر اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت نازل فرماتا ہے، فرشتے اس کی راہ میں اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور اُس کیلئے علم کا حصول آسان ترین ہو جاتا ہے اور طالبِ علم کی ثابت قدمی اور اخلاص ہی اُسے ایسے مقام پر پہنچا دیتا ہے کہ اُسے خبر بھی نہیں ہوتی کہ اسکی دنیاوی ضروریات کیسے پوری ہو رہی ہیں؟؟؟؟

۷۔مصیبت زدہ مسلمان کی مدد کرنے کی فضیلت

امام اعظم ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) حضرتِ عبداللہ بن جزءزبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار ﷺ نے ارشادفرمایا:

مصیبت زدہ کی مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور جو شخص دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے غموں کو کافی ہو جاتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔

(موفق مکی، مناقبِ امام اعظم، ۳۵/۱، مکتبہ الاسلامیہ کوئٹہ)

حدیث شریف میں مسلمانوں کو ایک جسم قرار دیا ہے تا کہ ایک دوسرے کا احساس کریں، کیونکہ کوئی انسان یہ اچھا محسوس نہیں کرتا کہ وہ اپنے جسم، اپنے ہاتھ، پاؤں کو خود ہی تکلیف دے، اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر جسم کو مکمل صحیح کرنا ہے تو جس عضو (مسلمان) کو تکلیف ہے اُس کی مدد کی جائے تا کہ وہ شفاء پائے۔

۸۔لوگوں سے تحفہ قبول کرنا

امام ابوحنیفہ نے (اپنے استاذِ محترم) موسیٰ بن طلحہ الحوتکیہ (سے روایت کرتے ہیں) وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اروایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور خرگوش کھانے کے متعلق سوال کیا؟ پھر انھوں نے (یعنی فاروقِ اعظم نے) کہا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بلاؤ، پس حضرت عمار رضی اللہ عنہ آئے، پھر انہوں نے خرگوش کھانے کے بارے میں حدیث سنائی، ایک دن ہم فلاں فلاں جگہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر حضرت

عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے لئے خرگوش کا تحفہ لایا، پھر آپ نے (اس تحفے کو قبول فرمایا اور) قوم کو حکم دیا کہ اسے کھاؤ، پھر اعرابی نے کہا: بے شک میں نے (خرگوش کی قربانی کے وقت نکلنے والے) خون (کو) دیکھا ہے۔

(ابویعلی، المسند، ص ۲۶۳، حدیث ۱۶۰۹، دار المامون التراث)

اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خرگوش کھانا سنت ہے اور سرکار ﷺ تحفہ قبول فرماتے تھے، حدیث شریف میں ہے کہ تحفہ دیا کرو آپس میں محبت بڑھے گی، ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنی استطاعت کے مطابق اپنے مسلمان بھائی کو تحفہ دیں بہترین تحفہ دینی کتاب ہے کہ اس سے انسان اخلاص، تقوی، عقائد اور اخلاقیات سیکھتا ہے۔

۹۔صلہ رحمی باعث ثواب

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) یحیی سے، وہ امام مجاہد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اللہ عزوجل کی اطاعت والی کوئی نیکی ایسی نہیں جس کا صلہ رحمی سے زیادہ جلدی ثواب ملتا ہو اور اللہ کی نافرمانی والا کوئی گناہ ایسا نہیں جو بغاوت، قطع تعلقی اور جھوٹی قسم (جو گھروں کو اجاڑ دیتی ہے) سے زیادہ جلدی سزا ملتی ہو۔

(امام بیہقی، السنن، ۶۲/۱۰، حدیث ۱۹۸۷۰، دار الکتب العلمیہ)

اسلام اخوت محبت اور بھائی چارگی کا درس دیتا ہے اور یہ سب عفو درگزر اور صلح رحمی کے بغیر ممکن نہیں، اسلام رحم کرنے کا حکم دیتا ہے، اسلام، بغاوت اور جھوٹ کو سخت ناپسند کرتا ہے، حتیٰ کہ جھوٹوں پر اللہ خود لعنت فرماتا ہے اور قطع تعلق کرنے کا عذاب تو یہ ہے کہ شبِ براءت جیسی (بابرکت) رات بھی قطع تعلق کرنے والے، لڑائی کر کے دوریاں پیدا کرنے والے کی مغفرت نہیں ہوتی۔

۱۰۔اہل جنت و اہل دوزخ کا بیان

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) عبد العزیز بن رفیع سے وہ مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے وہ اپنے والد (سعد بن ابی وقاص) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار ﷺ فرماتے ہیں:

(عمل کیا کرو کیونکہ) ہر اہل جنت کیلئے اہل جنت کے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں اور جو اہل نار میں سے ہو اس کیلئے دوزخیوں کے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں۔

(ابن ابی عاصم، کتاب السنۃ، ۷۲/۱، حدیث ۱۷۳، مکتبہ الاسلامی بیروت)

۱۱۔ظالم سے پناہ مانگنا

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) امام حماد سے وہ امام ابراہیم نخعی سے، وہ امام اسود سے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں میں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اے اللہ! میں ائمہ حرج سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میری امت کو ظلم کی طرف لے کر جائیں۔

(امام طبرانی، معجم الاوسط، ص ۹۶، حدیث ۴۷۷۷، دار الحرمین)

اس حدیث میں ان رہنماؤں اور حکمرانوں کی طرف اشارہ ہے جن کی وجہ سے لوگ ظلم کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں جب حکمران نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے میں ناکام ہوجاتے ہیں جس بناء لوگوں کی گھروں میں (بے روزگاری کے باعث) تنگی ہوجاتی ہے تو وہ لوگ چور، ڈاکو، لٹیرے یا دہشت گرد بن کر دوسرے لوگوں پر ظلم کرتے ہیں، اسی طرح بعض حکمران رہنما نسلی تعصب کو ابھارتے ہیں جس بناء مسلمانوں کے درمیان اختلافات کا آغاز ہوتا ہے (اور وہ آپس میں حقوق حاصل کرنے کے نام پر ایک دوسرے کے حقوق تلف کر کے) آپس میں ظلم کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہیں (اللہ پاک ہمیں عوام کے لیے کام کرنے والے اور ملکی مفاد کو مدِنظر رکھنے والے حکمران عطا فرمائے)۔

۱۲۔چوری کی سزا کا بیان

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) قاسم بن عبد الرحمٰن سے، وہ اپنے والد (عبد الرحمٰن) سے، وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں سرکار ﷺ نے فرمایا:

ہاتھ کاٹنا دس درہم کے بدلے ہے۔

(امام طبرانی، معجم الاوسط، ص ۱۵۵، حدیث ۷۱۴۲، دار الحرمین)

غور کریں کہ فقط دس درہم کی چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے اور آج ہمارے معاشرے کا حال یہ ہے کہ پیسے کی خاطر اغواء، موبائل چھیننا، قتل و غارت گری عام ہے اور حکام بالا (اپنی بے بسی کے باعث ان کی متعلقہ سزا دینے سے قاصر ہے) نتیجہ یہ کہ ہمارا شمار ترقی یافتہ اقوام میں ہوتا ہی نہیں، اگر آج بھی ہمارے معاشرے میں نظامِ مصطفی ﷺ رائج ہوجائے تو ہمارا معاشرہ امن و امان کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

۱۳۔مسجد بنانے کی فضیلت

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار ﷺ نے فرمایا:

جوشخص مسجد بنانا چاہے وہ تیتر کے گھونسلے برابر کیوں نہ ہو اللہ اس کا جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

(عبدالکریم رافعی، تدوین اخبار قزوین، ۴۳۸/۱، دارالکتب العلمیہ بیروت)

اس حدیث میں بیان ہوا کہ مسجد خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو اس کا ثواب یہ ہے کہ مسجد تعمیر کروانے والے کیلئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت میں صرف کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے تو غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مسجد بنوانے والے سے کس قدر خوش ہوتا ہے۔ اسی لئے ہمیں تعمیر مسجد و مدارس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔

۱۴۔وضو کا کامل سنت طریقہ

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) خالد بن علقمہ سے، انھوں نے عبد خیر سے انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: (حضرت علی نے) جب وضو کیا تو تین مرتبہ کلائیوں تک ہاتھ دھوئے، کلی اور ناک میں پانی چڑھایا تین مرتبہ اور تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ کہنیوں تک ہاتھ دھوئے اور تین دفعہ سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ گٹوں تک پیر دھوئے، پھر (حضرت علی نے) کہا: جو پسند کرتا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا کامل طریقہ وضو دیکھے پس وہ اس طریقہ وضو کو دیکھ لے۔

(دارقطنی، السنن، ۲۲۹/۱، حدیث ۲۹۳، دارالمعرفۃ)

وضو کے چار فرض ہیں ۱) چہرہ دھونا، ۲) کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا، ۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا، ۴) ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا، یادرہے کہ اگر ان چاروں میں سے کوئی ایک فرض بھی صحیح طرح ادا نہ ہوئی تو وضو نہ ہوگا اور اسکی ترتیب وہی ہے جو مندرجہ بالا حدیث میں بیان ہوئی ہے۔

۱۵۔وضو کی کنجی

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) ابوسفیان سے وہ ابونضرہ سے وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وضو نماز کی کنجی ہے، نماز کی ابتداء تکبیر تحریمہ سے اور اختتام سلام پر ہوتا ہے۔

(الحاکم، مستدرک، ۲۱۲/۱، حدیث ۴۵۷، دارالمعرفۃ)

معلوم ہوا کہ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ جب تک چابی نہیں ہوگی اس وقت تک خزانے کا تالا نہیں کھولے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز کا آغاز تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) سے ہوتا ہے اور اختتام سلام (یعنی دائیں اور بائیں سلام پھیر کر) ہوتا ہے۔

۱۶۔تکبیر اور تشہد کی فضیلت کا بیان

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) بلال سے، انھوں نے وہب بن کیسان سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (کہ آپ نے) فرمایا:

نبی ﷺ ہم کو تشہد اور تکبیر اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے۔

(امام طبرانی، معجم الاوسط، ص۲۲۷، حدیث ۱۸۱۹، دارالحرمین)

اللہ اکبر! سرکار ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اوصاف حمیدہ سے نوازا ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ اپنی امت کی فکر کی ہے حتیٰ کہ جس کی وجہ سے سرکار ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تکبیر (یعنی نماز میں داخل ہوتے وقت اللہ اکبر یا رکوع یا سجود میں جاتے وقت اللہ اکبر) اور تشہد (دوسری یا چوتھی رکعتیں بیٹھنے کو) اتنے اطمینان و محبت سے سکھاتے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا قرآن سکھا رہے ہوں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز اطمینان اور دنیا کی زندگی سے غافل ہو کر پڑھنی چاہئے۔

۱۷۔موزے پر مسح کرنا

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) امام حماد سے، انھوں نے امام ابراہیم سے وہ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

موزے پر مسح مسافر کیلئے تین دن و رات کا ہے اور مقیم کیلئے ایک دن و رات تک ہے۔

(امام طبرانی، معجم الکبیر، ۹۶/۴، حدیث ۳۷۶۷، مکتبہ ابن تیمیہ)

چمڑے، اون یا سوتی اتنے موٹے جنہیں جوتے پہنے بغیر پہن کر تین چار میل چل سکیں اور وہ نہ پھٹیں ایسا موزے پر مسح کرنے سے پاؤں دھونے کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور اس حدیث کے مطابق مقیم (جو مسافر نہ ہو) کیلئے اس کی اجازت صرف ایک دن کیلئے ہے یعنی دوسرے دن موزے پر دوبارہ مسح کرنا ہوگا اور مسافر کیلئے یہی مسح تین دن تک کافی ہے۔

۱۸۔ کھانے پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) داؤد بن عبدالرحمٰن سے وہ شرحبیل سے وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

آپ نے بھونا ہوا گوشت تناول فرمایا اور ہاتھ منہ دھویا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

(ابویوسف، کتاب الآثار، ۱۰/۱، حدیث ۴۵، دار الکتب العلمیہ بیروت)

معلوم ہوا کہ آگ پر پکا ہوا کھانا کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا (یاد رہے کہ نماز کے آغاز سے قبل صحیح سے کلی کر لینی چاہئے تاکہ کھانے کے اجزائمنہ میں باقی نہ رہیں)۔

۱۹۔ خوش آواز قاری

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) ابراہیم بن محمد بن المنتشر سے وہ اپنے والد (محمد بن المنتشر) سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

آپ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ سورہ الحجر کی قراءت کرو، اس نے عرض کیا: اے امیر المومنین! کیا آپ کے پاس یہ سورہ نہیں ہے، آپ نے فرمایا: ہے مگر تیرے جیسی آواز نہیں ہے۔

(امام بیہقی، شعب الایمان، ۱۸۶/۴، حدیث ۲۳۷۱، مکتبہ الرّشد)

قراءت نماز کے حسن میں سے ہے، اگر خوش آواز قاری ہو تو نماز میں دل زیادہ لگتا ہے اسی بناء پر لوگ جو نماز سے غافل ہیں خوش آواز قاری کی بناء پر وہ بھی نمازی بن جاتے ہیں۔

۲۰۔ نماز میں رفع یدین کا ترک

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ (حضرت ابن مسعود نے فرمایا):

نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہاتھ نہیں اٹھانے چاہیے (یعنی رفع یدین نہیں کرنا چاہئے)۔

(نواب صدیق حسن (غیر مقلد)، ابجد العلوم، ۴۳۰/۱، منشورات وزارۃ الثقافۃ والارشاد القومی)

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل سے یہ واضح ہو گیا کہ نماز میں (تکبیر تحریمہ کے سوا) رفع یدین نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ عمل پہلے ہوا کرتا تھا لیکن بعد میں منسوخ ہو گیا اور یہ بھی یاد رہے کہ سیدنا ابن مسعود جلیل

القدر صحابی ہیں، آپ بڑے فقیہ اور محدث صحابی ہیں، آپ عاشقِ رسول اور فنافی الرسول کے درجے پر فائز ہیں۔

۱) سیدی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میں اپنی امت سے (اس امر پر) راضی ہوں جس سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راضی ہوں اور اپنی امت سے (اس امر پر) ناخوش ہوں جس سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ناخوش ہوں۔

(امام احمد، فضائل الصحابہ، ۸۳۸/۲، حدیث ۱۵۳۶، موسستہ الرسالہ بیروت)

۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کے متعلق فرمایا:

میں نے اپنے مقابلے میں اہلِ کوفہ کے لیے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ترجیح دی ہے۔ بے شک وہ ہم سب میں زیادہ سمجھدار اور علم سے معمور شخص ہیں۔

(ابن سعد، طبقات الکبری، ۹/۲، دار الصادر بیروت)

۲۱۔ امام کے پیچھے قراءت کرنا منع ہے

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) موسیٰ بن ابی عائشہ سے وہ عبداللہ بن شداد بن الهاد سے وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور آپ کے پیچھے ایک آدمی نے قراءت کی تو کسی صحابی نے اس کو منع کیا جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ دونوں جھگڑنے لگے (قراءت کرنے والے نے کہا) تو مجھے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قراءت کرنے سے منع کرتا ہے۔ جب یہ تنازعہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قراءت اس (یعنی مقتدی) کی قراءت ہے۔

(دار قطنی، السنن، ۲۷۰/۱، حدیث ۱۲۱۹، دار المعرفۃ)

معلوم ہوا کہ باجماعت نماز میں امام کے پیچھے قراءت نہیں کرنا چاہیے خواہ جہری نماز (فجر، مغرب، عشائ) ہو یا سری (ظہر، عصر) کی، بعض لوگ لاعلمی میں امام کے ساتھ ساتھ یا ظہر، عصر میں یا مغرب کی تیسری رکعت یا عشاء کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں (ایسا کرنا ٹھیک نہیں)۔

۲۲۔ تشہد پڑھنے کا صحیح طریقہ

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) حماد سے وہ شقیق بن سلمہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ (حضرت ابن مسعود نے فرمایا):

ہم لوگ (تشہد میں) کہتے تھے کہ اللہ پر سلام ہو، جبرائیل علیہ السلام پر سلام ہو، رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو، پھر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر سلام ہو یہ مت کہا کرو کیونکہ اللہ تو خود سلام ہے اور لیکن کہو

التحیات للہ والصلوٰت والطیبات ط السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ ط والسلام علینا و علی عباداللہ الصالحین اشھدان لاالہ الااللہ و اشھدان محمد عبدہ و رسولہ ط

(امام طبرانی، معجم، ص ۹۱، حدیث ۹۸۹۳، دارالکتب العلمیہ بیروت)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ پہلے تشھد میں اللہ پر سلام ہو، جبرائیل پر سلام ہو اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو کہا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا صفتی نام تو خود سلام ہے اسلیئے یہ مت کہا کرو بلکہ پھر نبی کریم ﷺ نے التحیات کا صحیح طریقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھایا جس میں آپ نے پوری امت اور بالخصوص صالحین کو سلام میں شامل کروادیا، اور دوسرے کلمے کو اس میں شامل فرمادیا۔

۲۳۔نماز میں قہقے کا حکم

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) منصور بن زاذان سے وہ حسن سے وہ حضرت معبد جھنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ (انہوں نے) فرمایا:

نبی کریم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا (صحابی مسجد میں) داخل ہوئے اور مسجد کے کنوئیں میں گرنے لگے تھے۔ آپ ﷺ کے پیچھے نمازی ہنسنے لگے۔ جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو جو ہنسے تھے انھیں (نبی کریم ﷺ نے) وضو اور نماز کے اعادہ (دھرانے) کا حکم دیا۔

(امام بیہقی، السنن، ۱/۲۲۷، حدیث ۲۸۰، دارالکتب العلمیہ بیروت)

معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص نماز میں تیز آواز یا اتنی آواز سے ہنسے کہ کوئی دوسرا سن لے تو وضو اور نماز ٹوٹ جاتی ہے اور

یہ بھی یاد رہے کہ اتنی آواز سے ہنسے کہ خود آواز سنی تو صرف نماز ٹوٹے گی وضو نہیں۔

۲۴۔نمازِ عشاء کے چار نوافل کی فضیلت

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) محارب بن دثار سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

جس نے نمازِ عشاء جماعت کے ساتھ پڑھی اور مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں تو اس کو شب قدر کے

برابر ثواب ملے گا۔

(امام طبرانی، معجم الاوسط، ص ۲۵۴، حدیث ۵۲۳۹، دارالحرمین)

چار رکعت سے مراد وتر سے پہلے دو نفل اور بعد دو نفل ہیں۔

۲۵۔نمازِ وتر کی فضیلت

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) حماد سے وہ ابراہیم نخعی سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مجھے وتروں کی تین رکعتوں کو سرخ اونٹوں کے بدلے میں ترک قطعاً پسند نہیں۔

(امام محمد، الموطا، ص ۱۵۲، حدیث ۲۵۹، ضیاء القرآن پاکستان)

سرخ اونٹوں کی قیمت عام اونٹوں کے مقابل سونا چاندی کا فرق رکھتی ہے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس فرق کو بیان کر کے وتر کی اہمیت کو اجاگر کر رہے ہیں، وتر واجب ہیں قضاء نماز میں بھی فرض کے ساتھ ساتھ عشاء کے وتر کی بھی قضاء لازم ہے، یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جذبہ نماز ہے اور آج ہمارا حال تو یہ ہے کہ وتر تو دور فرض کا بھی خیال نہیں۔ افسوس۔۔افسوس۔۔۔

۲۶۔نمازِ تہجد کی آٹھ رکعات

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) حضرت ابوجعفر سے روایت کرتے ہیں (آپ نے فرمایا) کہ:

رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کے درمیان تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے، آٹھ نفل، تین رکعت وتر اور دو رکعت فجر کی سنتیں۔

(امام محمد، الموطا، ص ۱۵۲، حدیث ۲۵۸، ضیاء القرآن)

بعض لوگ آٹھ نفل سے مراد تراویح کی نماز لیتے ہیں پر تعجب ہے کہ اُن روایات میں رمضان کا کہیں ذکر نہیں یا تو یہ لوگ آٹھ رکعت تراویح غیر رمضان میں بھی پڑھنے کے قائل ہیں ۔۔۔ یاد رہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کے مطابق تراویح کی بیس رکعات ہیں اور تراویح رمضان میں پڑھنا سنت متوکدہ ہے۔ ان آٹھ رکعت نفل سے مراد تہجد کے نفل ہیں (اور یہ بات بھی یاد رہے کہ) نمازِ تہجد سرکار ﷺ پر فرض تھی۔

۲۷۔مومن اور دیدارالٰہی عزوجل

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) اسماعیل بن ابی خالد سے وہ قیس بن ابی حزم سے وہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کہ عنقریب تم اپنے رب کا دیدار کرو گے جس طرح تم چودھویں کے چاند کو دیکھتے ہو، تمہیں اس کے دیکھنے کے باعث ایذا نہیں دی جاتی ،پس دھیان رکھو کہ (غفلت کی وجہ سے)طلوع آفتاب سے پہلے والی نماز(نمازِ فجر)اورغروب آفتاب سے پہلے والی نماز(نمازِ عصر) چھوٹنے نہ پائے (کہ کہیں تم دیدار الٰہی سے محروم نہ ہوجاؤ)۔

(دارقطنی، رویۃ اللّٰہ ، ۱/۱۰۹، حدیث ۱۱۸، مکتبہ القرآن قاہرہ)

اس حدیث سے نماز کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اور قرآن مجید میں ہے ☆سب نمازوں کی اور درمیانی نماز کی حفاظت کرو☆ اس درمیانی نماز سے مراد علماء نے فجر یا عصر کو لیا ہے اور اس حدیث کی رو سے فجر وعصر دونوں کی اہمیت واضح ہوجاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بروزِ محشر مومن اپنے دین کے احکام بالخصوص وقت پر نماز کی ادائیگی کی بدولت اپنے رب کا دیدار کریگا۔ یہ بات یاد رہے کہ سرکار ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار خاص سے شبِ معراج سر کی آنکھوں سے نوازا ہے۔(انظر :خطیب تبریزی، مشکاۃ المصابیح ، رقم ۶۳۱ ، عن عبدالرحمن بن عائش)

۲۸۔قبروں کی زیارت کرنا

امام ابوحنیفہ(اپنے استاذِ محترم)علقمہ بن مرثد سے وہ ابن بریدہ اسلمی سے وہ اپنے والد(حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ)روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا پس زیارت کیا کرو لیکن فحش کلامی نہ کرو، حضرت محمد ﷺ کو والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی اور ہم تمہیں قربانی کا گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کرتے تھے اب جب تک چاہو جمع کرسکتے ہو ہم نے تمہیں اسلئے منع کیا تھا کہ خوشحال آدمی فقیر کو دے۔۔۔

(امام محمد، کتاب الآثار، ص ۱۳۹، حدیث ۲۶۹، مکتبہ اعلیٰ حضرت پاکستان)

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوتیں ہیں۔

i۔انبیاء کرام واولیاء عظام کی قبور کی زیارت کرنا جائز ہے اور قبور کی زیارت سنت نبوی ﷺ ہے(انظر : صحیح مسلم ،کتاب الفضائل ،رقم ۲۳۷۵)

ii۔قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ گھر میں رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے(پر بہتر ہے کہ فقراء کے درمیان زیادہ سے زیادہ تقسیم کیا جائے تاکہ قربانی کے مقصد کا حصول ممکن ہو سکے)۔

۲۹۔بِدکے ہوئے جانور کا شکار

امام ابوحنیفہ(اپنے استاذِ محترم)سعید بن مسروق سے وہ عبایہ بن رفاعہ سے وہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ صدقے کے کچھ اونٹ بھاگے۔لوگوں نے انھیں پکڑنے کی کوشش کی۔لیکن پکڑنے سے عاجز رہے تو ایک شخص نے تیر مارا اور اونٹ مرگیا۔لوگوں نے اسکو کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے اسکو کھانے کو حکم دیا اور فرمایا:

انکا معاملہ بھی وحشی جانوروں کی طرح ہے پس جب تمہیں ان میں سے کسی چیز کا خوف ہو تو انکے ساتھ بھی ایسا ہی کیا کرو جیسا تم نے ان اونٹوں کے ساتھ کیا پھر انہیں کھاؤ۔

(امام طبرانی، معجم الکبیر، ۴/۲۷۲، حدیث ۴۳۸۷، مکتبہ ابن تیمیہ)

اس حدیث سے پتہ چلا کہ اگر جانور بھاگنے لگے اور قابو میں نہ آئے تو ایسے جانوروں کیلئے اجازت ہے کہ اسکو بسم اللہ پڑھ کر تیر یا گولی سے مارا جاسکتا ہے اس طرح جانور حلال ہی رہے گا۔یہی حکم شکار کیلئے ہے۔

۳۰۔محرم(احرام پہننے والے)کا گوشت کھانا

امام ابوحنیفہ(اپنے استاذِ محترم)ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد(عروہ)سے وہ ان(یعنی ہشام)کے دادا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

ہم شکار کا گوشت خشک کرتے اور اسکو محفوظ کر کے کھاتے اور ہم اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھے۔

(امام بیہقی، السنن، ۵/۱۸۹، حدیث ۹۲۹۷، دارالکتب العلمیہ بیروت)

معلوم ہوا کہ جس طرح آگ پر پکے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی طرح احرام کی حالت میں گوشت کھانے سے احرام کی حدود نہیں ٹوٹتی اور نہ اس کے کھانے سے دَم لازم آتا ہے۔

۳۱۔آپس میں محبت بڑھانے کا طریقہ

امام ابوحنیفہ(اپنے استاذِ محترم)عطاء بن ابی رباح سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار ﷺ نے فرمایا:

چند دن کے بعد(یعنی وقفہ سے اپنے بھائی کی)زیارت کیا کرو، اس سے تمھاری باہمی محبت بڑھے گی۔

(ابونعیم اصبہانی، مسند امام ابوحنیفہ، ۱/۱۳۹، دارالکتب العلمیہ بیروت)

اسلام آپس کے میل جول پر بہت زور دیتا ہے کیونکہ اسی وجہ سے ایک کامیاب معاشرے کا قیام عمل میں آتا ہے ،اگر لوگوں میں آپس میں محبتیں ہونگی اور وہ ایک دوسرے کے دکھ درد بانٹیں گے تو ایک بہت حسین معاشرہ تشکیل پائے گا۔

۳۲۔مضاربت پر تجارت کرنا

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) عبد اللہ بن علی سے وہ علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب سے ،وہ اپنے والد (یعقوب) سے روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مال مضاربت کے طور پر دیا۔

(امام شافعی، کتاب الام، ۸، ۲۴۳/، حدیث ۳۱۱۱، دار الوفائ)

مضاربت کا مطلب(INVESTMENT)، کوئی شخص کسی کو مال، زمین وغیرہ دے اور اس سے منافع لے تو وہ جائز ہے، اس عمل کو دورِ حاضر کی زبان میں ER SILENT PARTN کہا جاتا ہے (پر مال بطورِ مضاربت دینے سے پہلے علماءِ اہلسنت سے رجوع کرنا بہتر ہے)۔

۳۳۔ملاوٹ کرنے والے کا بیان

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) عبداللہ بن دینار سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے خرید وفروخت میں ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے

(خوارزمی، جامع المسانید، ۲/۲، دار الکتب العلمیہ بیروت)

دال میں کنکر، دودھ میں پانی، کم تولنا، صحیح مال کہہ کر خراب مال فروخت کرنا ملاوٹ ہے اور یہ مسلمان کا شعار نہیں ہے۔

۳۴۔خلیفہ الاول، سیدی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد کی فضیلت

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) یزید بن ابی خالد سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انکی داڑھی خضاب کی وجہ سے لال تھی (وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تشریف لائے) تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

تم نے اپنے والد کو کیوں تکلیف دی میں خود ہی انکے پاس آجاتا ایسا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تکریم کیلئے فرمایا۔

(الحاکم، مستدرک، ۲۹۶/۳، حدیث ۵۱۳۶، دار المعرفۃ)

حضرت سیدنا ابو قحافہ رضی اللہ عنہ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد تھے۔ یہ آپ کا شرف ہے کہ سرکار ﷺ نے خود آپ رضی اللہ عنہ کی تعظیم فرمائی۔ یاد رہے یہ شرف امیر المومنین، خلیفہ بلا فصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہی حاصل ہے کہ آپ، آپ کے والد، آپ کے بیٹے اور آپکے پوتے، یہ چار نسلیں نہ صرف مسلمان بلکہ صحابی رسول ﷺ تھے۔

۳۵۔حضرت ام المومنین سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں فرمایا:

مجھ پر وصالِ (ظاہری) آسان ہو گیا ہےجبکہ میں نے تمہیں (سیدنا عائشہ کو) جنت میں اپنی بیوی کے روپ میں دیکھ لیا (ہے)۔

(ابن ابی عاصم، الاحاد والمثانی، ۳۹۰/۵، حدیث ۳۰۰۷، دار الرایہ)

اس حدیث پاک سے سیدتنا ام المومنین کے مقام ومرتبہ کا پتا چلتا ہے،، بعض لوگ ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بدگوئی کرتے ہیں، انکے لئے لمحہ فکر یہ ہے۔

۳۶۔اختیاراتِ مصطفی ﷺ اور سیدنا خزیمہ بن ثابت کی فضیلت

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ابوعبداللہ الجدلی سے وہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

بے شک نبی ﷺ نے انکی (سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ) گواہی کو دو مردوں (۴ عورتوں) کے برابر قرار دیا تھا۔

(ابن حجر عسقلانی، اصابہ فی تمیز الصحابہ، ۹۳/۳، مکتبہ ابن تیمیہ)

ایک مرد کی گواہی دو عورتوں کے برابر ہے اور اس حدیث کے تحت یہ فضیلت سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے کہ آپ کی گواہی دو مردوں اور چار عورتوں کے برابر ہے۔ اس حدیث سے بھی سرکار ﷺ کا مختارِ کل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ مردہ کھانا حرام ہے لیکن سرکار ﷺ کے حکم کے مطابق مچھلی کھانا جائز ہے حالانکہ مچھلی پانی سے نکلتے ہی مرجاتی ہے۔ (اُنظر: ابنِ ماجہ، کتاب: الأطعمۃ، رقم ۳۳۱۴)

۳۷۔کمزوروں پر رحم کرنا

امام ابوحنیفہ اپنے استاد سے وہ سرکار ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

دو کمزوروں یعنی عورت اور بچے پر رحم کرو۔

(امام محمد، کتاب الآثار، ص ۳۶۷، حدیث ۹۱۳، مکتبہ اعلیٰ حضرت)

۳۸۔عورت کا حق نکاح

امام ابوحنیفہ (اپنے ہمعصر اور فقہ مالکیہ کے بانی) امام مالک سے وہ عبداللہ بن الفضل سے وہ نافع بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار ﷺ نے فرمایا:

بیوہ کو اپنے نکاح کا حق ولی سے زیادہ ہے اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت ضروری ہے اور اسکی اجازت اس کی خاموشی ہے۔

(امام الذہبی، سیر الاعلام النبلاء، ۱۲۵/۸، مئوسستہ الرسالتہ بیروت)

حدیث سے عورتوں کے حقوق کا اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت کی اجازت کے بغیر انکے نکاح سے منع کیا ہے خواہ بیوہ ہو یا کنواری۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے کہ جس میں عورت کو اسکا صحیح مقام و مرتبہ دیا جاتا ہے۔

۳۹۔مسواک کرنے کا بیان

امام ابوحنیفہ (اپنے استاذِ محترم) علی ابی الحسن زراد سے وہ تمام سے وہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (ان اصحاب سے) آپ ﷺ نے فرمایا:

کیا وجہ ہے کہ میں تمہارے دانتوں کو زرد دیکھ رہا ہوں، مسواک کیا کرو، اگر مجھے اپنی امت پر شاق نہ گزرتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(ابو یوسف، کتاب الآثار، ص ۲۹، حدیث ۱۳۸، دار الکتب العلمیہ بیروت)

۴۰۔جھوٹی حدیث گھڑنے کا گناہ

امام ابوحنیفہ سیدنا عطیہ عوفی سے وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار ﷺ نے فرمایا:

جو مجھ پر (جان بوجھ کر) جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(امام طحاوی، بیان مشکل الآثار، ص ۳۶۱)

(ابو یوسف، کتاب الآثار، ص ۲۰۷، حدیث ۹۲۲، دار الکتب العلمیہ بیروت) (عن سیدنا انس رضی اللہ عنہ)

آج ہمارے معاشرے میں موبائل کے ذریعے جھوٹی قرآنی آیات اور احادیث باکثرت بھیجی جاتی ہیں اور ہم بلا تصدیق اس کو آگے بھیج دیتے ہیں۔ ہم اس کو نیکی سمجھتے ہیں لیکن یہ جہنم میں لے جانے والا کام بن سکتا ہے، لہٰذا تصدیق اور علماءِ اہلسنت سے رہنمائی کے بعد آگے بھیجا جائے تاکہ یہ عمل ثواب کا باعث بنے۔